صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

# نبی کریم

## کی مبارک شہزادیوں کے فضائل

29-November-2018



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

## دُرُود شریف کی فضیلت

بَحر و بر کے بادشاہ، دوعالَم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِن عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰہِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صاحِبَہ فَیُصَافِحُہ ویُصَلِّیَان عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا لَمْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی تُغْفَرَ ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ

یعنی اللہ کریم کی خاطِر آپَس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بخش

دیئے جاتے ہیں۔(مسند ابی یعلٰی، ۹۵/۳، حدیث:۲۹۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲)

**مَدَنی پھول:** جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

## بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا، ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولادِ کرام

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ربیع الاول کا مبارک مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے، ہر طرف مرحبا یا مصطفٰے کی دھومیں مچی ہوئی ہیں، پوری دنیا میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات اور معجزات و خصائص کا ذکر ہو رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ کریم نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بیٹوں اور بیٹیوں کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ تو اسی مناسبت سے آج ہم اپنے محبوب آقا، مکی مدنی

مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شہزادیوں کا ذکرِ خیر سنیں گے اور ان کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

یاد رہے! حضور پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مقدس اولاد کی تعداد سات (7) ہے۔ تین (3) صاحبزادے اور چار (4) صاحبزادیاں رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ (شرح المواهب، ۴/۳۱۳) حضور سراپا نور، فیضِ گنجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ان ساتوں مقدس اولاد میں سے صرف آپ کے ایک شہزادے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت بی بی ماریہ قِبْطِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے شِکَمِ اَطْھَر سے پیدا ہوئے باقی تمام اولادِ کرام اُمُّ المؤمنین، حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطنِ اطہر سے پیدا ہوئیں۔ (سیرتِ مصطفٰے، ص۶۸۷ ملخصا)

حضرت سَیِّدَتُنا زَیْنَب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سب سے بڑی شہزادی ہیں، لہٰذا پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا ذکرِ خیر سُنتے ہیں، چنانچہ

## حضرت سیدتُنا زَیْنَب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا

حضرت سیدتنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اعلانِ نُبُوّت سے دس (10) سال قبل جب کہ حضور (نبیِّ کریم، رءوف ورحیم) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمر شریف تیس (30) سال تھی، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی تربیت معلمِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود فرمائی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بہت نیک اور پرہیز گار تھیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا صبر کا پہاڑ اور نہایت شکر گزار تھیں۔ غور کیجئے! جن کی تربیت خود مصطفٰے کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمائی ہو اس ہستی کے اخلاق کتنے عمدہ ہوں گے، اس ہستی کی عادتیں کتنی خوب ہوں گی اور وہ کیسے کیسے اچھے اوصاف اور عمدہ خوبیوں والی ہو گی۔

رمضان 2 ہجری میں جب ابوالعاص جنگِ بدر سے گرفتار ہو کر مدینہ آئے۔اس وقت تک حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا مَکَّۂ مُکَرَّمَہ ہی میں مقیم تھیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے حضرت ابوالعاص کو قید سے چھڑانے کے لیے مدینے میں اپنا وہ ہار بھیجا جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی والدہ اُمُّ المؤمنین حضرت (سیدتنا)خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو جہیز میں دیا تھا۔نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب اس کو دیکھا تو اُمُّ المومنین حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی محبت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔یہ ہار حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اشارہ پاکر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے حضرت سیدتنا زَیْنب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس واپس بھیج دیا۔حضور(نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت)صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ایک انصاری کے ساتھ پہلے ہی مقام" بطن یاجج "میں بھیج دیا تھا۔چنانچہ یہ دونوں حضرات"بطن یاجج" سے اپنی حفاظت میں حضرت سیدتنا زَیْنب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو مدینہ مُنَوَّرَہ لائے۔(سیرتِ مصطفٰے،ص ۶۹۲،۶۹۱ ملخصًا)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آقا مظلوم،سرورِ معصوم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ محترم ہستی ہیں جن کو راہِ خدا میں بہت زیادہ تکلیفیں دی گئیں،طرح طرح سے ستایا گیا،ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ظالموں کا ظلم وستم اس قدر بڑھا کہ انہوں نے نہ صرف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تعلق رکھنے والوں اور والیوں پر ظلم و ستم ڈھانے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔شہزادیِ مُصْطَفٰے حضرت سَیِّدَتُنا زَیْنب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا شمار بھی انہی مظلوم ہستیوں میں ہوتا ہے کہ جو کفار کے ظلم وستم کا شکار ہوئیں،چنانچہ

## اُونٹ سے گر گئیں

تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شہزادی حضرت سَیِّدَتُنا زَیْنَب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اُن

کے شوہر ابُو الْعَاص بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے غزوۂ بدر کے بعد مدینۂ مُنَوَّرہ کے لئے روانہ کیا۔ جب قُرَیْشِ مکّہ کو اُن کی روانگی کا عِلْم ہوا تو اُنہوں نے حضرت سَیِّدَتُنا زَیْنَب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا پیچھا کیا حتّٰی کہ مقامِ ذِیْ طُوٰی میں اُنہیں پا لیا۔ ہَبَّار بن اَسْوَد نے حضرت سَیِّدَتُنا زَیْنَب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو نیزہ مارا جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اُونٹ سے گر گئیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا حمل ضائع ہو گیا۔

(سیرت نبویّۃ لابن ھشام، غزوۃ بدر الکبری، خروج زینب الی المدینۃ، ص ۲۷۱-۲۷۰ ملخصاً)

نبیِّ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس واقعے سے بہت صدمہ ہوا چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے فضائل میں ارشاد فرمایا: ھِیَ اَفْضَلُ بَنَاتِیْ اُصِیْبَتْ فِیَّ یعنی یہ میری بیٹیوں میں اس اعتبار سے فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔ (المواھب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، باب فی ذکر اولاد الکرام، ج ۴، ص ۳۱۸ ـ ۳۱۹ ـ مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اول، ج ۲، ص ۴۵۵ ـ ۴۵۶) آٹھ (8) ہجری میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا انتقال ہوا، حضرت اُمِّ اَیْمَن و حضرت سودہ بنت زَمْعَہ و حضرت اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو غُسْل دیا، قربان جایئے! آپ کی شان و عظمت اور آپ کی قسمت پر کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے کفن کے لیے نہ صرف اپنا مبارک تہبند شریف عطا فرمایا بلکہ کرم بالائے کرم یہ کہ نمازِ جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو قبر میں اتارا۔ (شرح زرقانی، باب فی ذکر اولادہ الکرام، ۳۱۸/۴، ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا کہ رحمتِ کونین، نانائے حسنین اپنی اس لختِ جگر سے کتنی اس قدر محبت و الفت فرمایا کرتے تھے کہ ان کے وصال کے بعد بھی ان پر نوازشیں فرماتے

رہے، گویا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے عمل سے رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کو بتلادیا کہ بیٹی نفرت کے نہیں محبت و شفقت کے لائق ہوتی ہے۔ یہ پتا چلا کہ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لختِ جگر حضرت سَیِّدَتنا زَیْنَب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو انتہائی دردناک انداز میں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا لیکن قربان جایئے! اس کے باوجود بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ثابت قدم رہیں، مصیبت پر صبر ہی کیا اور اللہ کریم کا شکر ادا کرتی رہیں۔ لہٰذا اگر کبھی ہم پر کوئی مصیبت آجائے یا راہِ خدا میں ہمیں کسی اذیت سے دوچار ہونا پڑے تو ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اللہ کریم پر بھروسا کرتے ہوئے صبر، صبر اور صبر سے کام لیں۔ احادیثِ کریمہ میں مصیبتوں پر صبر کے بے شمار فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور مصیبتوں پر صبر کرنے کی عادت بنایئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرمادیتا ہے۔ (بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، رقم: ۵۶۴۵، ۴/۴)

(2) ارشاد فرمایا: بندے کو اپنی دینداری کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر وہ دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ کریم اس کی دینداری کے مطابق اسے آزماتا ہے۔ بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس دنیا ہی میں اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ۴/۳۶۹، رقم: ۴۰۲۳)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یاد رکھئے! مصیبتوں اور آزمائشوں کا آنا باعثِ زحمت یعنی تکلیف نہیں بلکہ باعثِ رحمت و سعادت ہے، لہٰذا چاہے کتنی ہی مصیبتیں آپڑیں، آزمائشوں کے طوفان آجائیں، پریشانیوں کا سیلاب آجائے اور بیماریاں مکھی کی طرح چمٹ جائیں تب بھی حرفِ شکایت زبان پر

ہرگز مت لایئے بلکہ اپنا یوں ذہن بنایئے کہ اگر ہم مصیبت پر صَبْر کرنے میں کامیاب ہو گئے تو بروزِ قِیامت اس کے ایسے عظیمُ الشّان ثواب کے حق دار ہو جائیں گے جس کو دیکھ کر لوگ رشک کریں گے۔ چُنانچِہ

## عافِیت والے تمنّا کریں گے!

نبیِّ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذیشان ہے: جب بروزِ قِیامت اَہلِ بلا (یعنی بیماروں اور آفت زدوں) کو ثواب عطا کیا جائیگا تو عافِیت والے تمنّا کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قَینچیوں سے کاٹی جاتیں۔ (ترمذی، کتاب الزھد، ۴/۱۸۰، حدیث: ۲۴۱۰) یعنی تمنّا و آرزو (Wish) کریں گے کہ ہم پر دنیا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں، جن میں آپریشن کے ذَرِیعے ہماری کھالیں کاٹی جاتیں تا کہ ہم کو بھی وہ ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اور آفت زدوں کو مل رہا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۴۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یاد رکھئے! جس طرح نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی پیاری شہزادی سیدتنا زَیْنب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے مَحَبَّت فرماتے تھے، اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی اولادِ پاک پر بھی بہت شفقت و مہربانی فرمایا کرتے تھے، چنانچہ

## حضرت اُمامہ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت

حضرت سَیِّدَتنا زَیْنب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی اولاد میں ایک لڑکا جس کا نام **"علی"** تھا اور ایک لڑکی تھی جس کا نام **"اُمامہ"** تھا۔ **"علی"** "جنگِ یرموک" میں شہید ہو گئے، حضرت اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے حد مَحَبَّت تھی۔ حبشہ کے بادشاہ نے تحفے میں ایک جوڑا اور ایک قیمتی انگوٹھی دربارِ نُبُوّت میں بھیجی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ انگوٹھی حضرت اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو عطا

فرمادی۔اس طرح کسی نے ایک مرتبہ بہت ہی قیمتی اور انتہائی خوبصورت ایک ہار نذر کیا تو سب بیبیاں یہ سمجھتی تھیں کہ حضورِانور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ہار حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے گلے میں ڈالیں گے (کیونکہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام ازواجِ مُطَھَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ میں سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے زیادہ مَحَبَّت فرماتے ہیں) مگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **"میں یہ ہار اس کو پہناؤں گا جو میرے گھر والوں میں مجھ کو سب سے زیادہ پیاری ہے"** یہ فرماکر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ قیمتی ہار اپنی نواسی یعنی حضرت اُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے گلے میں ڈال دیا۔(شرح زرقانی،الفصل الثانی فی ذکراولادہ الکرام علیہ وعلیھم الصلوۃ والسلام،ج ۴،ص ۳۱۸ ۔ ۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## حضرت سیدتنا رُقَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک شہزادی حضرت سَیِّدَتنا رُقَیَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بھی ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی ولادت اعلانِ نُبُوّت سے 7سال پہلے (مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں) ہوئی۔اس وقت آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک 33برس تھی۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو اسلام سے پہلے ہجرت کرنے والے قافلے میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔(سیرت مصطفٰی،ص ۶۹۴) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے دو بار حبشہ اور ایک بار مدینے کی طرف ہجرت کی سعادت حاصل کی۔(تاریخ دمشق،۳/ ۱۵۱)(اسلام سے ) حضور انور، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ان کا نکاح کردیا، ان دونوں میاں بیوی نے حبشہ اور پھر مدینے کی طرف ہجرت کی اور صاحبُ الہِجرتین (یعنی دو ہجرتوں والے) کے معزز لقب سے سرفراز ہوئے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اسلام کا نور چمکنے سے پہلے بیویوں پر بہت زیادہ ظلم و ستم ڈھائے جاتے تھے، انہیں مارا پیٹا جاتا تھا، ان کے حقوق دبا لئے جاتے تھے، جب رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس دنیا میں رحمت بن کر جلوہ گر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شوہروں کو بیویوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے کی نہ صرف تاکید فرمائی بلکہ اُن سے حُسنِ سُلوک کرنے کے فضائل بھی بیان فرمائے۔ آیئے! بیویوں سے حُسنِ سُلوک کرنے پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

## بیویوں سے حسنِ سلوک پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(1) تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی، ۵/۴۷۵، حدیث: ۳۹۲۱)

(2) تم سب میں بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں اور بچیوں کے ساتھ اچھا ہو۔ (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ۶/۴۱۵، حدیث: ۸۷۲۰)

(3) کوئی مؤمن کسی مؤمنہ بیوی کو دشمن نہ جانے، اگر اس کی کسی عادت سے ناراض ہو تو دوسری عادت سے راضی ہو گا۔ (مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، ص ۷۷۵ حدیث: ۱۴۶۹)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! کیسی نفیس (یعنی بہترین) تعلیم (ارشاد فرمائی ہے)، مقصد یہ ہے کہ بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے، لہٰذا اگر بیوی میں دو ایک برائیاں بھی ہوں تو اسے برداشت کرو کہ کچھ خوبیاں بھی پاؤ گے۔ یہاں (صاحِب) مرقات (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے فرمایا کہ جو شخص بے عیب ساتھی کی تلاش میں رہے گا وہ دنیا میں اکیلا ہی رہ جائے گا، ہم خود ہزارہا برائیوں کا چشمہ ہیں، ہر دوست عزیز کی برائیوں سے درگزر

کرو، اچھائیوں پر نظر رکھو، ہاں اصلاح کی کوشش کرو، بے عیب تو رسولُ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۸۷)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یقیناً ہر شخص کی تمام ہی عادات بری نہیں ہوتیں، اگر کچھ بری ہوتی ہیں تو کچھ اچھی بھی ہوتی ہیں۔ لہٰذا بیوی کی معمولی باتوں پر غصہ کرنے، مار دھاڑ کرنے، طلاق دینے یا گھر سے نکال دینے کی دھمکیاں دینے کے بجائے بیوی کی اچھائیوں کو بھی یاد رکھے، مثلاً اس طرح سوچے کہ اگر مجھے اپنی بیوی کی کچھ باتیں بُری لگتیں ہیں تو بعض اچھی بھی تو ہیں! پھر بیوی سے تعلق رکھنا بھی ضروری ہے اور ہر وقت کا لڑائی جھگڑا ان تعلقات پر اثر انداز ہو گا، تو اگر اپنی بیوی کی تکلیفوں پر صبر کروں گا تو ثواب کا حق دار بن جاؤں گا۔ اسی طرح بیوی بھی شوہر کی جانب سے پہنچنے والی تکلیف پر صبر کرکے اجر کمائے۔ چنانچہ

## صبرِ اَیُّوب و آسیہ کے اَجَر کی مثل ثواب

تمام نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی بیوی کے برے اخلاق پر صبر کیا تو اللہ کریم اسے حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کے مصیبت پر صبر کرنے کی طرح ثواب عطا فرمائے گا، اگر عورت اپنے شوہر کے برے اخلاق پر صبر کرے تو اللہ کریم اسے فرعون کی بیوی آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ثواب کی طرح اجر عطا فرمائے گا۔" (الکبائر للذھبی، الکبیرۃ السابعة والاربعون، ص ۲۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## حضرت سیدتنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرت سَیِّدَتنا بی بی رُقَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی وفات کے بعد حضورِ

انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 ہجری میں (اپنی ایک اور شہزادی) حضرت سَیِّدَتنا اُمِ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا نکاح امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ساتھ فرمایا۔ 9 ہجری میں حضرت سیدتنا اُمّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی وفات ہوئی۔ رسولِ خدا، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس شہزادی کو بھی یہ اعزاز حاصل ہوا کہ ان کے بابا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی نمازِ جنازہ خود پڑھائی اور انہیں مدینۂ مُنَوَّرَہ کے قبرستان **"جنّتُ البقیع"** میں دفن بھی فرمایا۔ (شرح زرقانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۴/۳۲۵-۳۲۷)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی مذاکرہ"

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر مقدس ہستیوں کا ادب سکھایا جاتا ہے، ان سے مَحَبَّت کا درس دیا جاتا ہے اور ان کی سیرت پر عمل کرنے کا ذہن بھی دیا جاتا ہے، لہٰذا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جائیے اور اپنے علاقے میں ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کی دھوم میں مچا دیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "مَدَنی مذاکرے" دیکھتے، سُننے رہنے کی بَرَکت سے شَرعی مُعاملات میں اِحتیاط کرنے کا ذِہن نصیب ہوتا ہے، ☆ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی صُحبت مُیَسَّر آتی ہے، ☆ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عمل کا جذبہ بڑھتا ہے، ☆ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے، ☆ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہوتی ہے، ☆ مَدَنی مذاکرے کی برکت سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کے مدنی کاموں سے

متعلق معلومات ملتی ہیں، ☆مَدَنی مذاکرہ علمِ دِین کی ترقی کا باعث ہے، ☆مَدَنی مذاکرہ، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زندگی کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تجربات سے مدنی تربیت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، ☆مَدَنی مذاکرے میں دِینی معلومات ملنے کے ساتھ ساتھ اَخلاقی تربیت بھی ہوتی ہے، ☆مدنی مذاکرے کی بَرَکت سے امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور علمِ دِین کی فضیلت کے بھی کیا کہنے کہ

## ایک ہزار نوافل سے افضل

حضرت سَیِّدُنا ابُو ذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ کریم کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے سو(100) رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے ہزار(1000) رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ۱/۱۴۲، حدیث: ۲۱۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی بَرَکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ آیئے! نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے "مَدَنی مُذاکرہ" دیکھنے کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرہ دیکھنے کی دعوت دیتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللہ۔ ہفتہ وار مدنی مذاکرے کے علاوہ مختلف مواقع پر بھی مدنی مذاکروں کا سلسلہ ہوتا ہے، مثلاً مُحَرَّمُ الْحَرام کے **10 مدنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الاول (بارہویں) کے **12 مدنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الآخر (گیارہویں) کے **11 مدنی مذاکرے**، ماہِ رمضان میں روزانہ 2 مدنی مذاکرے، ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کے **10 مدنی مذاکرے** وغیرہ۔

**12 مدنی کاموں** میں سے ہفتہ وار اِس مدنی کام **"مدنی مذاکرہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ

المدینہ کے رِسالے **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ کی مجالس کے نگران وارا کین** تواِس رِسالے کالازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔☆ عِلْم نہ سیکھنے کے نقصانات ☆ مدنی مذاکرے میں سوال پوچھنے کی اہمیت ☆ اجتماع مدنی مذاکرے میں شرکت کے طریقے ☆ مدنی مذاکروں کی تفصیل تادمِ تحریر ☆ مدنی مذاکرے کے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی پھول ☆ مدنی مذاکرے سے متعلق **اِحتیاطوں اور مُفید معلومات** پر مبنی سوال جواب ☆ مدنی مذاکرے کی **شرعی وتنظیمی اِحتیاطیں** وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** سننے کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے شخص کی مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

## فیشن کا دلدادہ سُدھر گیا

لَیَّہ شہر (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی سنّتوں سے دور فیشن کے نشے میں گم تھے، نت نئے فیشن والے لباس پہننا، فضولیات ولغویات میں اپنے قیمتی لمحات ضائع کرنا ان کا معمول تھا۔ ذکرِ الٰہی سے یکسر غافل ہوچکے تھے، نیکیوں بھری زندگی گزارنے کا ذہن کچھ یوں بنا کہ ایک بار انہیں **"مدنی مذاکرہ"** سننے کی سعادت مل گئی، اس کی برکت سے ان کی زندگی کا رخ ہی بدل گیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عام فہم انداز میں بیان کی جانے والی ڈھیروں ڈھیر معلومات کا **"انمول خزانہ"** لوٹنے کا سنہری موقع ملا، خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطَفٰے کی کرنوں سے ان کا تاریک دل روشن ہو

گیا، پچھلی زندگی پر ندامت ہونے لگی، لہٰذا انہوں نے بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے فیشن (Fashion) کی نحوست سے جان چھڑائی، سنّتوں پر عمل کرنے اور نمازوں کی پابندی کا پختہ ارادہ کرلیا، سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا، داڑھی شریف سے چہرہ پُرنور کرلیا اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ جبکہ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کیلئے ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اِن کا مَعمول بن گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آیئے! اب ہم حُضُورِ اکرم رَسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے لاڈلی شہزادی اور خاتونِ جنّت حضرت سَیِّدَتنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا ذِکرِ خیر بھی سنتے ہیں۔ پہلے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

## خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا مختصر تعارُف

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا نام "فاطِمہ" لقب "زَہرا" اور "بَتُول" ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا بچپن شریف اور زندگی کا ہر لمحہ نہایت ہی پاکیزہ تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتنا خدیجۃ الکبری رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی آغوشِ رحمت میں تربیت پائی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا دن رات اپنے والدین کی پاکیزہ زبان سے پاکیزہ اقوال سُنتیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نہایت عبادت گزار، متقی اور پاکباز خاتون تھیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ کہا جاتا ہے۔(سفینہ نوح، ص۱۴،۱۵ ملخصا) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا اخلاق وعادات، گفتار و کردار میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔(ترمذی، ۵/۴۶۶، حدیث:۳۸۹۸ ملخصا) اور ان کے علاوہ کئی خوبیاں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی ذاتِ مبارکہ میں موجود تھی۔

حضرت سَیِّدَہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو حضور نبیِّ رحمت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے

اور حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے بے پناہ محبّت تھی۔ آیئے! اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

## انسانی حور!

جب غیر مسلموں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ ہمیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ اُن دِنوں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنی والدہ محترمہ حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے شکمِ اطہر میں تھیں۔ حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا: اس کی کتنی رُسوائی ہے جس نے ہمارے آقا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلایا، حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے بہتر رسول اور نبی ہیں۔ قربان جایئے! حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی کرامت پر کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنی والدہ ماجدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے بطنِ اطہر سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو یوں پکارا: اے امّی جان! آپ غمزدہ نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں، بے شک اللہ پاک میرے والدِ محترم کے ساتھ ہے۔ جب خاتونِ جنت حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی ولادت ہوئی تو ساری فضا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے چہرے کے نور سے مُنَوَّر ہوگئی۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی پاکیزہ مہک سونگھتے تو فرماتے: **فَاطِمَۃُ حَوْرَاءُ اِنْسِیَّۃٍ** یعنی فاطمہ تو انسانی حور ہے۔ (الروض الفائق فی المواعظ والرقائق، ص ۲۷۴ ملخصاً)

## ہم شکلِ مصطفٰے اور اندازِ گفتگو

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں، میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی حضرت سیِّدہ فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے بڑھ کر کسی کو عادات واَطوار اور سیرت وکِردار میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب ما جاء فی القیام،

۴/۵۴۴،حدیث:۵۲۱۷،ملتقطاً) ایک اور روایت میں ہے کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے اندازِ گفتگو اور بیٹھنے میں حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے بڑھ کر کسی اور کو حُضورِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اس قدر مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔

(اَلادب المفرد، باب قیام الرجل لاخیه، ص۲۵۵، حدیث:۹۷۴)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خاتونِ جنَّت، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جیتی جاگتی چلتی پھرتی بولتی تصویر تھیں، بلکہ تصویر صرف شکل دکھاتی ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا تو سیرت و خصلت میں بھی حضور کا نمونہ تھیں۔ (مراٰۃ المناجیح،۶/۳۶۵)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے! خاتونِ جنت، سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا حتّٰی کہ اندازِ گفتگو (Way of talking) بھی والدِ محترم حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے انداز کے مطابق تھا۔ اے کاش! ہم اپنی زندگی خاتونِ جنَّت سیدہ فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی سیرتِ طَیِّبَہ پر عمل کرتے ہوئے عبادتِ الٰہی میں گزارنے والے بن جائیں، اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائیں، ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلُوک اور نرمی و بھلائی سے پیش آئیں، لوگوں کی تکلیف و مُصیبت میں ان کے کام آنے والے بن جائیں اور اپنے ظاہر کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے والے اور اپنے باطن کو حسد، تکبُّر، تہمت اور بدگمانیوں سے بچانے والے بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی، خاتونِ جنّت حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا پر ہمارے دل و جان قربان! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو اُمَّتِ مُسلِمہ

کا بے حد درد تھا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمَّت کیلئے بعض اَوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں، اپنی سہولت وآسائش کے لئے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی اِلتجا نہ کرتیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سارا دن گھر کا کام کاج کرتیں اور جب رات آتی تو عِبادتِ الٰہی کیلئے کھڑی ہو جاتیں اور کثرت کے ساتھ تلاوت میں مشغول رہتیں، چنانچہ

## عِبادت ہو تو ایسی!

حضرت سیّدُنا امامِ حَسَن مجتبٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرت سیِّدہ فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو دیکھا کہ رات کو مسجِدِ بَیت کی محراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا، میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بَہُت زِیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امّی جان! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔ (مَدَارِجُ النُّبُوَّت، ج ۲، قسم پنجم، باب اوّل در ذکر اولادِ کرام، ص ۴۶۱)

آیئے! اب سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے ذَوقِ تلاوت کے مُتعلق صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فرامین سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ

## مصروفیت میں بھی تلاوت

حضرت سیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں! میں ایک مرتبہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے سیِّدَہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی خدمت میں حاضِر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حضراتِ حَسَنَین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سو رہے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ان کو پنکھا جھل رہی تھیں اور زبان سے کلامِ الٰہی کی تلاوت جاری تھی یہ دیکھ کر مجھ پر ایک خاص حالت رِقّت طاری ہوئی۔ (سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص ۳۵)

## کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیرُالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: سیِّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کھانا پکانے(Cooking)کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔

(سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص ۳۵)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا کہ خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو عبادت و تلاوت کا کس قدر ذَوق وشوق تھا کہ دن رات عبادت بجالاتیں اور گھریلو مصروفیّت کے دوران بھی زبان سے قرآنِ کریم کی تلاوت جاری رکھتیں۔افسوس!آج اکثر نوجوان پورا پورا دن کانوں میں ہینڈ فری (Earphones)لگا کر بڑے اِنہماک سے گانے سُنتے ہوئے اپنے کاموں میں مگن رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی زبان سے بھی گُنگناتے جاتے ہیں، خواتین گھر کے کام کاج کے دوران گانے سنتی ہیں گویا گانے باجوں کے بغیر ان کے کام ہی نہیں ہوتے۔فی زمانہ !تو گانے باجوں کی عادتِ بد(بُری عادت) اس قدر بڑھ چکی ہے کہ بعض نادان گاڑی چلاتے ہوئے اپنے موبائل یا ٹیپ ریکاڈر پر گانے لگائے ہوتے ہیں ۔اے کاش!ہمیں اپنی راتیں عبادت میں بسر کرنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔اے کاش!ہمارا کوئی لمحہ فضول کاموں میں بسر نہ ہو۔اے کاش!ہماری ہر گھڑی ذِکرودُرُود کے سبب رحمت بھری گزرے۔اے کاش!گانے باجے سننے اور گُنگنانے(Singing)کی ہماری یہ بُری عادت نکل جائے اور ہم گھریلو کاموں میں مشغول ہوں یا سفر میں ہوں ہر وقت ہمارے لَبوں پر ذکرودُرُود اور نعتِ رسول جاری رہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جو جس قدر بڑے منصب کا مالک ہوتا ہے وہ اچھے انداز سے زندگی گزارتا ہے، اچھے اچھے کھانے کھاتا ہے، عمدہ عمدہ لباس پہنتا ہے، مہنگے مکانات

میں رہتا ہے، عالیشان گاڑیوں میں گھومتا ہے، یوں ہی اس کی اولاد بھی عیش و راحت کی زندگی گزارتی ہے مگر قربان جائیے! رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر! جن کو ربِّ کریم نے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ فضائل و کمالات سے نوازا اور بے شمار اختیارات عطا فرمائے ہیں مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فقر و فاقہ کو اختیار فرمایا اور توکل و قناعت والی زندگی گزاری، چونکہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لاڈلی شہزادی ہیں لہٰذا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے والد محترم، شفیع امم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے کا وہی طریقہ اختیار فرمایا تھا جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے والد محترم کا رہا۔ آیئے! اس ضمن میں ایک نصیحت آموز حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

## شہزادیِ کونین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی آزمائش

حضرت سَیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مَروی ہے: حبیبِ کبریا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے حُسنِ ظن رکھتے تھے، ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (مجھ سے) فرمایا: اے عمران! تمہارا میرے نزدیک ایک خاص مقام ہے!، کیا تم میری بیٹی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی عیادت کرنے چلو گے؟ میں نے عرض کی: "میرے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور چلوں گا" چنانچہ ہم روانہ ہو گئے اور حضرت سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے دروازے پر پہنچے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دروازہ کھٹکھٹایا اور سلام کے بعد اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ حضرت سَیِّدَتنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے کہا: تشریف لائیے! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے، سوال کیا: حضور! دوسرا کون ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عمران! حضرت سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بولیں: ربِّ کریم کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں صرف ایک چادر سے

تمام جسم چھپائے ہوئے ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دستِ اقدس کے اشارے سے فرمایا: تم ایسے ایسے پردہ کرلو، انہوں نے عرض کی: اس طرح میرا جسم تو ڈھک جاتا ہے مگر سر نہیں چھپتا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی طرف ایک پرانی چادر پھینکی اور فرمایا: تم اس سے سر ڈھانپ لو، اس کے بعد آپ گھر میں داخل ہوئے اور سلام کے بعد پوچھا: بیٹی کیسی ہو؟ حضرت سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا نے عرض کی: حضور! مجھے دو تکلیفیں ہیں، ایک بیماری کی تکلیف اور دوسری بھوک کی تکلیف! میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے جسے کھا کر بھوک مٹا سکوں، سیدہ فاطمہ کے بابا، حسنین کے نانا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ سن کر اشکبار ہوگئے اور فرمایا: بیٹی گھبراؤ نہیں، ربِّ کریم کی قسم! میرا ربِّ کریم کے یہاں تم سے زیادہ مرتبہ ہے مگر میں نے تین(3) دن سے کچھ نہیں کھایا ہے، اگر میں اللہ کریم سے مانگوں تو مجھے ضرور کھلائے مگر میں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: "خوش ہو جاؤ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو!" انہوں نے پوچھا: حضرت آسیہ اور مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھما کہاں ہو نگی؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آسیہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھا) اپنے زمانے کی عورتوں کی اور تم اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہو، تم جنت کے ایسے محلات میں رہو گی جس میں کوئی عیب، کوئی دکھ اور کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا: اپنے چچازاد کے ساتھ خوش رہو، میں نے تمہاری شادی دنیا اور آخرت کے سردار کے ساتھ کی ہے۔ (مشکل الاثار للطحاوی، باب بیان ماروی عن رسول اللّٰہ فی افضل بناتہ۔۔۔الخ، ۳۶/۱، الجزء الاول، حدیث: ۱۰۱) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے تقریباً پانچ(5) یا چھ(6) ماہ بعد 3 رمضانُ المبارک 11 ہجری میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کا وصال ہوا۔ (سفینۂ نوح، حصّہ دُوم، ص ۵۴ ملخصاً)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ حکایت سے ہمیں 3 مدنی پھول حاصل ہوئے، (1)

شادی کے بعد بیٹی کے گھر جانا اور اس کی عیادت کرنا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتِ مبارَکہ ہے۔(2)تکلیفوں اور فاقوں بھری زندگی بسَر کرنا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَحض اِختیاری عمَل تھا کسی مجبوری وبے بسی کے سبب نہ تھا، جبھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:"اگر میں (اللہ کریم سے)مانگوں تو وہ مجھے ضرور کھلائے مگر میں نے دُنیا پر آخِرت کو ترجیح دی۔" اِسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک گھرانہ بھی قناعت کی دولت سے مالا مال اور پیکرِ صبْر ورِضا تھا۔(3)غُربَت اور فقْر وفاقہ میں صبْر کرنا اور اِس کی تلقین کرنا سنّتِ مصطفےٰ ہے، جیسا کہ اِس واقِعہ سے پتا چلتا ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی لاڈلی اور چہیتی(پیاری)بیٹی حضرت سیِّدَتُنا فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کو غُربَت کی آزمائش میں صبْر کرنے اور ثابِت قدَم رہنے کی تلقین فرمائی اور خود بھی کئی دنوں سے فاقوں پر صبْر کئے ہوئے تھے۔اس لئے ہمیں بھی چاہیے کہ چاہے کیسے ہی حالات ہوں ہر حال میں صبر اور شکر ہی سے کام لیں ہرگز شکوہ وشکایات کو زبان پر مت لائیں اللہ پاک نے چاہا تو تمام مسائل حل ہونا شروع ہو جائیں گے۔اس کے علاوہ عاشقان رسول کی مدنی تحریک دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنا بھی صبر وشکر کا خزانہ حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا

## مجلس تقسیمِ رَسائل

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور اسلام کے پیغام کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کم وبیش 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، ان میں سے ایک شعبہ **"مجلس تقسیم رسائل"** بھی ہے۔ آپ مکتبۃُ المدینہ سے کُتُب ومدنی رَسائل اور میموری کارڈز خَرید کر خود بھی تقسیم رسائل کی ترکیب بناسکتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کی مجلس **"تقسیمِ رسائل"** سے رابطہ کرکے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے شادی

بیاہ، اعراس، تیجہ، چہلم وغیرہ مواقع پر بستہ لگوا کر مکتبۃ المدینہ کی کتب و مدنی رسائل مُفت تقسیم کرواسکتے ہیں۔ اللہ کریم ہمیں تقسیم رسائل جیسے عظیم الشان کارِ خیر میں نہ صرف خود حصہ لینے بلکہ دوسروں کو بھی تقسیم رسائل کی ترغیب دلانے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## خوشبو لگانے کی سنتیں اور آداب

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آیئے! خوشبو کی سنتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: مجھے تمہاری دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں: (1) خوشبو، (2) عورتیں اور (3) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز بنائی گئی۔ (المنبہات، ص۲۷) (2) فرمایا: چار (4) چیزیں نبیوں کی سُنّت میں داخل ہیں: نکاح، مسواک، حیا اور خوشبو لگانا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ۱/۸۸، حدیث: ۳۸۲) ☆ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوشبو کا تحفہ رَدّ نہیں فرماتے۔ (ترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ، حدیث: ۲۱۶، ۵/۵۴۰)

☆ نمازِ جمعہ کے لیے تیل اور خوشبو لگانا مستحب ہے۔ (بہار شریعت ۱/۷۷۴، حصہ ۴ ملخصاً)

خوشبو لگانے کی بقیہ سُنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گی لہٰذا انہیں جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں

## پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

### ﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

### ﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

### ﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

## ﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

## ﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

**شافِعِ اُمَم** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے

---

1 ۔۔۔القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷
2 ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹
3 ۔۔۔القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

**میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

## ﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

**جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ**

حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

## ﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

**فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم**

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!        صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک) 29 نومبر 2018ء**

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

---

1 ... الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

☆ نماز میں ربّ کریم سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مُستَحب ہے۔(نیکی کی دعوت، ص۲۰۷) ☆ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ عمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔(سنتیں اور آداب ص ۸۳) ☆ ناخوشگوار بو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے۔(سنتیں اور آداب ص ۸۳) ☆ مَردوں کو اپنے لباس پر ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیے جس کی خوشبو پھیلے مگر رنگ کے دھبے وغیرہ نظر نہ آئیں۔(سنتیں اور آداب ص ۸۵) ☆ عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔(سنتیں اور آداب ص ۸۵) ☆ اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر مردوں تک پہنچ جائے۔(سنتیں اور آداب ص ۸۶) ☆ سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "مشک" سرِ اقدس کے مقدس بالوں اور داڑھی مبارک میں لگاتے۔(سنتیں اور آداب ص ۸۳) ☆ ائیر فریشنر کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔(سنتیں اور آداب ص ۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

# دعوت کھانے کے بعد کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق **"دعوت کھانے کے بعد کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

**اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ٥**

(مسلم،کتاب الاشربة،باب اکرام الضیف،،،الخ،ص۱۱۳۷،حدیث:۲۰۵۵)

ترجمہ:اے اللہ پاک اُس کو کِھلا جس نے مجھے کِھلایا اور اُس کو پِلا جس نے مجھے پِلایا۔

(خزینہ رحمت،ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:(آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی،ص۳۶۵،حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مدنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مدنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مدنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مدنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹارائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی مدنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

## ☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

### یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَ الله کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا"یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوۃُ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟ (32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟ (33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34) دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟ (35) صدائے مدینہ لگائی؟ (36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟ (37) کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟ (39) دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟ (40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟ (41) وقت پر قرض ادا کیا؟ (42) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (43) یکساں تعلقات رکھے؟ (44) نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟ (45) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (46) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟ (47) ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟ (48) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟ (49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟ (50) سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

#### قفلِ مدینہ کارکردگی

❁ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ❁ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ❁ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ❁ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

### ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

## دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک !جو کوئی، صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد